Instructions

DATE: DAY:

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen.
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.
16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

34

حصہ دوم

سوال نمبر 1

اسلام میں توحید کا تصور ...... اثر انداز ہوتا ہے

جواب نمبر 1:

عقیدہ توحید:-

اسلام میں توحید کا تصور بنیادی اور مرکزی عقیدہ ہے یہ عقیدہ اس بات پر ایمان لانے کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے، بے مثال ہے اور ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے، نہ مددگار، اور نہ ہی اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کے برابر ہے۔ قرآن میں آیات ہے۔

ترجمہ: اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں، وہی رحمٰن و رحیم ہے۔

(سورۃ البقرہ)

سورۃ آل عمران میں فرمایا گیا ہے کہ

ترجمہ: اللہ نے اس بات کی گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور فرشتے اور سب اہل علم بھی اس پر انصاف کے ساتھ گواہ ہیں۔

(آل عمران)

اسلام میں توحید کا تصور:

"توحید" عربی زبان کے لفظ "وحد" سے نکلا ہے جس کی معنی ہے "ایک ماننا"۔ اللہ تعالیٰ کو ذات

DATE: ____________ DAY: ____________

صفات اختیارات اور عبادت میں یکتا ماننا ہے۔

توحید کے اقسام :-

1- توحید ربوبیت :-

اللہ تعالیٰ کو کائنات کا خالق، مالک، رازق اور نظام چلانے والا ماننا۔

سورۃ الزمر میں فرمایا گیا ہے۔

ترجمہ: اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہی ہر چیز پر کارفرما ہے۔

2- توحید الوہیت :-

اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود ماننا اور ہر قسم کی عبادت صرف اللہ کے لئے ہو۔

3- توحید اسماء و صفات :-

اللہ تعالیٰ کے صفات کو اسی طرح ماننا جیسا قرآن و سنت میں بیان ہوا۔ بغیر کسی شک کے۔

ترجمہ: اللہ کے لئے بہترین نام ہیں۔ بس انہیں پکارو انہی ناموں سے۔

عقیدہ توحید کے لازمی تقاضے :-

1- اللہ تعالیٰ کی محبت ہر محبت پر غالب ہو۔
2- ہر نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کی جائے۔
3- صرف و صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔
4- انسان کے دل میں صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہو۔
5- ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ کو مدد کے لئے پکارے۔

DATE: DAY:

6- صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا جائے۔

7- اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں شکر ادا کرے۔

8- شرک اور تشبیہ سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔

9- اللہ تعالیٰ کے قانون کی پیروی کریں۔

عقیدہ توحید کی مومنوں کی زندگی پر اثرات:۔

1) انفرادی زندگی پر اثرات:۔

عقیدہ توحید انسان کی انفرادی زندگی کو قرآن کے اصولوں پر گزارنے پر قائل کرتی ہے۔ جو انسان کی زندگی میں مثبت کردار ادا کرتی ہے۔

1۔ خوداری اور عزت نفس:۔

عقیدہ توحید انسان کو خوداری اور عزت نفس کی تائید کرتی ہے۔ انسان کو اپنے آپ پر بھروسہ کی طرف مائل کرتی ہے۔ یہ اس بات کی تائید کرتی ہے کہ مومن کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے نفس کو ذلت میں ڈالے اور لوگوں سے چیزوں کے لیے سوال کریں۔

ترجمہ:۔ "لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگ سکتے"۔

سورۃ البقرہ۔

2- ایمان ویقین میں مضبوطی:۔

مومن جانتا ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس کی حفاظت اور رزق

DATE:________ DAY:________

کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اس لیے مومن ہر حال میں پر سکون رہتا ہے۔ رسولﷺ نے فرمایا!

"جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔"

قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ:

ترجمہ! وہ وہی اللہ ہے جس نے زمین میں موجود ہر چیز کو تمہارے لیے پیدا کیا۔

3۔ عاجزی:-

عاجزی اسلام کی وہ اعلیٰ ~~خصلت~~ صفت ہے جو مومن کے اخلاق اور کردار کو خوبصورت بناتی ہیں۔ یہ توحید کے اثرات میں ایک نمایاں اثر ہے کیونکہ جب انسان یہ سمجھ لیتا ہے کہ عزت و ذلت صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ تو وہ مغرور نہیں ہوتا اور نہ تکبر کرتا ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا ہے

ترجمہ: رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں۔ اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں "سلامت رہو"۔

سورۃ الفرقان۔

4۔ صبر و توکل:-

صبر و توکل ایمان کا وہ حصہ ہے جو مومن کی زندگی کو سکون، استقامت اور اللہ کے بھروسے سے بھر دیتے ہیں۔ جب انسان اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے

DATE: DAY:

تو وہ صبر کرتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

ترجمہ:- یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سورۃ البقرہ۔

حضور اکرم ﷺ نے صبر کو روشنی قرار دیا ہے۔

ک- ذمہ داری اور خوف خدا:

عقیدہ توحید انسان کے دل میں خوف خدا اور احساس ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔ جب بندہ اس بات پر یقین کر لیتا ہے کہ اللہ آپ ہے، وہ ہر چیز دیکھ رہا ہے اور روز محشر ہر عمل کا حساب لے گا۔ تو انسان اپنی زندگی کے ہر پہلو محتاط اور ذمہ داری کے ساتھ گزارتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے دیکھ نہیں سکتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

عقیدہ توحید انسان کے انفرادی زندگی میں اطمنان قلب، روحانیت اور اعلیٰ نصب العین و تصورات لاتا ہے۔

2- عقیدہ توحید کی اجتماعی زندگی پر اثرات

عقیدہ توحید نہ صرف انسان کی انفرادی زندگی میں بہتری لاتا ہے بلکہ پورے معاشرتی نظام کو منظم بناتا ہے

DATE: DAY:

جب ایک معاشرہ اس عقیدہ کو اپناتا ہے وہاں عدل، اخوت، اتحاد اور امن جنم لیتے ہیں۔ عقیدہ توحید کے مومنوں کے اجتماعی زندگی میں اثرات مندرجہ ذیل ہے۔

1- وحدت انسانیت کا قیام :-

عقیدہ توحید مومنوں میں یہ شعور پیدا کرتی ہے کہ سب کا رب ایک ہے۔ اس لئے سارے انسان برابر اور ایک خاندان کے مانند ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ:

ترجمہ:- اے لوگوں! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔

سورۃ الحجرات۔

حضور اکرم ﷺ نے آخری خطبہ حج میں اس بات پر زور دیا ہے کہ سارے انسان برابر ہے کسی کو دوسرے پر برتری حاصل نہیں سوائے پرہیزگاری کے۔

2- اتحاد و اتفاق:-

عقیدہ توحید سارے مومنوں کو ایک اللہ کی پیروی کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ جب سب کا رب اور مقصد ایک ہو تو انسان متحد رہتے ہیں۔ عقیدہ توحید لوگوں کے درمیان اختلاف اور فرق ختم کرتی ہے۔ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ:

ترجمہ:- اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور تفرقہ نہ ڈالو۔

سورۃ آل عمران۔

DATE: ____________ DAY: ____________

3. عدل و انصاف کا قیام :-

توحید کا عقیدہ فرد کو یاد دلاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ اس لیے وہ دوسرے پر ظلم نہیں کرتا۔ جس سے معاشرے میں عدل و انصاف کا قیام ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ:

ترجمہ:- بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے
سورۃ النحل۔

بخاری شریف میں اس کو کچھ یوں بیان کیا ہے۔
"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے ظالموں کے حوالے کرتا ہے۔"

4- سماجی مساوات :-

عقیدہ توحید تمام انسانوں کو برابر حقوق دیتا ہے۔ اور عقیدہ کے مطابق انسان کو دوسرے انسان پر نسلی، مالی یا طبقاتی برتری حاصل نہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ
"کسی عربی کو عجمی پر، اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت نہیں سوائے تقویٰ کے"

5- عالمی امن :-

توحید کا پیغام دلوں میں برداشت، رواداری عفو و درگزر اور رحم دلی پیدا کرتا ہے۔ جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارتے ہیں، وہاں

DATE: DAY:

معاشرے میں امن اور سکون قائم ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہیں۔"

"صحیح بخاری"

6- امت واحدہ کا قیام:-

توحید مسلمانوں کو ایک نبی اکرم ﷺ کی امت بناتی ہے جو ایک مقصد اور ایک عقیدہ پر جمع ہو۔ ایک دوسرے کے فلاح کے لیے کام کریں اور ایک دوسرے کو شر دینے سے گریز کریں۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ:

ترجمہ:- یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں، بس میری عبادت کرو۔

(سورۃ الانبیاء)

3

عقیدہ توحید اسلام کا دل اور روح ہے۔ یہ انسان کے ایمان، کردار و سماجی نظام کو مضبوط کرتی ہے۔ انسان کے اندر ایمان کا جذبہ برقرار رکھتی ہے۔ معاشرے میں عدل و انصاف کو قائم رکھتا ہے اور پوری امت مسلمہ کو ایک بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ عقیدہ توحید انسان کے دنیاوی زندگی کے ساتھ ساتھ آخرت کی زندگی کو بھی سنوارتی ہے۔

DATE: DAY:

سوال نمبر 3:

اسلام کو انسانی حقوق ۔۔۔ ۔ ۔۔۔ کے ساتھ کریں۔

جواب نمبر 3:

اسلام: انسان کے حقوق کا علمبردار:

اسلام نے انسان کو سب سے پہلے عزت، آزادی اور وقار بخشا۔ جب دنیا میں ظلم، غلامی، عورتوں کی بے حرمتی اور طبقاتی تقسیم عام تھی۔ تب اسلام کے نازل ہونے سے اسلام نے ایک انسان نظام دیا جس میں ہر انسان کو برابر کا حق دار قرار دیا گیا۔ قرآن شریف میں فرمایا گیا "ہم نے بنی آدم کو عزت دی ہے"

اسلام نے انسانوں کو برابری کا درس دیا اور کسی کو دوسرے انسان پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔

اسلام نے انسان کو صرف شہری یا مادی حقوق نہیں دی بلکہ روحانی، اخلاقی، سماجی اور معاشی، تمام تر پہلوؤں کو شامل کیا ہے۔ یہ حقوق قرآن و سنت میں عملی طور پر نافذ ہوئے۔

اسلام کی طرف سے عطا کردہ بنیادی اسلامی حقوق:

ا) زندگی کا حق:

انسان کی جان اسلام میں سب سے مقدس ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اسلام سے پہلے لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کرتے تھے۔ اسلام کے نفاذ نے مرد اور عورت دونوں کی

DATE:

DAY:

زندگی کو مقدس قرار دیا۔ قرآن کہتا ہے کہ:

ترجمہ: "جس نے ایک ناحق قتل کیا، گویا اس نے تمام انسانیت کو قتل کیا"۔

(سورۃ المائدہ)

اسلام نے قتل، خودکشی، ظلم اور نسل کشی کو سخت حرام قرار دیا ہے۔ اور یہ حق تمام دُنیا کے انسانوں کے لیے عام ہے صرف مسلمانوں تک محدود نہیں۔

2) حقوقِ مساوات:-

اسلام نے ہر قسم کے امتیاز کو حرام اور غلط قرار دیا ہے خواہ وہ رنگ کی بُنیاد پر ہو یا نسل، زبان اور قوم کی۔ اسلام نے تمام انسانوں کو یکساں حقوق دی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر کوئی برتری حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کے"

دینِ اسلام میں برتری کردار اور پرہیزگاری سے ہے، نہ کہ دولت اور نسل سے۔

3) حقِ آزادی:-

اسلام نے غلامی کے خاتمہ کی بُنیاد رکھی۔ قرآن کریم نے غلاموں کی آزادی کو نیکی اور کفارہ قرار دیا ہے۔ قرآن میں حکم دیا گیا ہے "اور غلاموں کو آزاد کرو"۔ اسلامی معاشرے میں کسی انسان پر

DATE: ________ DAY: ________

ظلم یا زبردستی کی کوئی اجازت نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے غلاموں کے بارے میں فرمایا "تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں"
اسلام یہ تاکید کرتا ہے کہ کوئی تمہارے ہاں کام کریں اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آو۔

4) حق عدل و انصاف:۔

اسلام کا معاشرتی نظام عدل پر قائم ہے۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد انصاف ہے جو ہر ایک کے لیے برابر ہے خواہ وہ عام انسان ہو یا کوئی صحابی
قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو۔ خواہ تمہارے خلاف ہی کیوں نہ ہو"
(سورۃ النساء)

حضرت علیؓ حکمران کے حقوق کے بارے میں بیان کرتے ہے کہ "اگر فرات کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا مر جائے تو عمر اس کے لیے جواب دہ ہے"

5) ملکیت کا حق:۔

اسلام نے محنت سے حاصل کردہ مال کی حفاظت کو لازم قرار دیا ہے اور یہ اُس انسان کی ملکیت ہوتی جس نے اس کو حاصل کیا ہو۔ اسلام ایک دوسرے کے حق کی حفاظت کی تائید کرتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: "اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ"
(سورۃ البقرہ)

DATE: DAY:

اسلام نے چوری، سود، دھوکا اور رشوت کو حرام قرار دیا ہے۔ تاکہ کوئی شخص دوسرے کا حق نہ کھائے۔

7) مذہبی آزادی کے حقوق:-

اسلام نے انسان کو عقیدہ اختیار کرنے کی آزادی دی ہے۔ کسی پر زبردستی نہیں ہے کہ وہ اسلام قبول کریں۔ اس طرح دین میں کسی پر کوئی زبردستی نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: "دین میں کوئی زبردستی نہیں"
(سورۃ البقرہ)

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو بھی مذہبی رسومات عبادت گاہوں اور اپنے قوانین کے مطابق زندگی گزارنے کی اجازت دی ہے

8) عورتوں کے حقوق:-

اسلام نے عورت کو وراثت، نکاح طلاق یعنی خلع اور رائے دہی کے حقوق دی ہے۔ اسلام کے نازل ہونے سے پہلے عرب میں عورتوں کو حقیر سمجھا جاتا اور لوگ اپنے بیٹیوں کو زندہ دفن کرتے۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ:

ترجمہ: "عورتوں کے لئے بھی ویسے حقوق ہیں جیسے مردوں کے لئے ہیں"
(سورۃ البقرہ)

DATE: DAY:

نبی کریم ﷺ نے عورتوں کے حقوق کے بارے میں فرمایا:
"تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر سلوک کریں"

8) تعلیم کے حقوق:-

اسلام میں علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا
"علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے"
اسلامی معاشرتی نظام نے ہمیشہ تعلیم کو فروغ دیا ہے۔

9) روزگار کے حقوق:

اسلام نے محنت کو عبادت قرار دیا ہے۔ انسان کو اسلام نے جائز روزگار کی اجازت دی ہے جو کہ سود، رشوت اور دھوکہ سے پاک ہو۔ قرآن کریم میں روزگار کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ
ترجمہ: "انسان کے لیے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے"
(سورۃ النجم)

10) تحفظ اور امن:

اسلام نے ہر انسان کو دوسرے انسان کے جان، مال عزت کی حفاظت کو فرض قرار دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا "تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر حرام ہے"

DATE: DAY:

اسلامی انسانی حقوق اور جدید انسانی حقوق کا تقابلی جائزہ:

اسلام نے چودہ سو سال وہ حقوق دیے جنہیں آج جدید دُنیا "Human Rights" کے نام سے تسلیم کرتی ہے۔ اسلام کی عطا کردہ حقوق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

جدید انسانی حقوق کی تشکیل 1948ء کے اقوام متحدہ کے منشور سے ہوئی۔

تقابلی جائزہ:

1) ماخذ:-

اسلامی حقوق اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعے قرآن وسنت کی شکل میں انسانوں تک پہنچے۔

جدید اقوام متحدہ کے انسانی حقوق، انسانی سوچ اور تجربہ کی بنیاد پر ہے۔

2) آزادی:-

اسلام نے شریعت کے مطابق آزادی کی اجازت دی ہے۔

انسانی حقوق نے بغیر کسی پابندی کی آزادی دی ہے۔ جو معاشرے میں ممنوع سرگرمیاں پروان چڑھاتی ہے۔

3) مساوات:

اسلام نے تمام انسانوں کو برابر کے حقوق دی ہے اور صرف تقویٰ کے بنیاد پر برتری دی ہے

DATE: DAY:

جبکہ انسانی حقوق قانونی مساوات کی اجازت دیتی ہے جس میں اخلاقی بنیاد پر کمزوریاں ہے اور لوگوں کو اُن کے معاشرے میں جگہ کی بنیاد پر تقسیم کیا گیا ہے۔

۶) عورتوں کے حقوق:

اسلام عورتوں کو تمام تر بنیادی حقوق کی آزادی دیتا ہے جس میں تعلیم، وراثت، مہر، خلا، تحفظ اور احترام شامل ہے۔

جبکہ انسانی حقوق عورتوں کے لیے مکمل آزادی کی آواز اٹھاتے ہے۔ جس میں غیر اخلاقی راہ ہموار ہونے کا خدشہ ہے کیونکہ بعض لوگ اس سے غلط فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۷) معاشی حقوق:

اسلام زکواۃ کے اصول پر معاشرے کا معاشی نظام برقرار رکھتا ہے۔ اور اس نظام میں سود کی ممانعت کی گئی ہے۔

انسانی حقوق بھی مکمل معاشی حقوق کی پیروکار ہے مگر اس میں ناجائز منافع اور سود شامل ہے جو کہ معاشرے کے کمزور طبقہ کو اور مشکلات میں لا کر کھڑا کر دیتی ہے۔

۷) مذہبی آزادی:

اسلام میں کوئی جبر نہیں کسی پر کوئی

DATE: DAY:

زبردستی نہیں۔ انسانی حقوق بھی مذہب کی آزادی کی تائید کرتی ہے۔

7) عدل وانصاف:

قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ "عدل عبادت ہے"

اسلامی انسانی حقوق، اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے اور طریقہ سے عدل اور انصاف دیتا ہے۔ اسلام نظام میں تمام تر فیصلے قرآن وسنت کی روشنی میں ہوتے ہیں۔

جبکہ انسان کے نظام حقوق میں عدل و انصاف اداروں پر منحصر ہے۔ جو کہ بعض دفعہ غلط فیصلہ بھی کر دیتے ہیں اور یا رشوت کے عوض دوسرے فریق کے حق میں فیصلہ کر لیتے ہیں۔

13

اسلام نے انسان کو محض ایک شہری نہیں بلکہ اللہ کی مخلوق کے طور پر عزت دی ہے۔ اسلامی نظام عدل، تقویٰ اور اخوت پر قائم ہے جبکہ جدید نظام صرف دنیاوی اور قانونی پہلو تک محدود ہے۔

ہے جو دولت مندوں پر لازم ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا

DATE: DAY:

سوال نمبر ۱:

اسلام میں زکوٰۃ کا معاشی .... تشکیل پا سکتا ہے؟

جواب نمبر ۱:

زکوٰۃ:-

زکوٰۃ عربی لفظ "زکا" سے نکلا ہے جس کی معنی ہیں۔ پاکیزگی، نشوونما پانا اور افزائش۔

زکوٰۃ مقررہ مدت میں حد سے زیادہ مال رکھنے والوں سے مقررہ شرح کے مطابق مال وصول کر کے مقررہ مصطفین پر خرچ کرنا ہے۔ زکوٰۃ دینے سے نہ صرف مال پاک ہوتا ہے بلکہ دینے والے کے دل میں روحانی ترقی اور اخلاقی پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ

ترجمہ: "ان کے مالوں سے صدقہ لے، تاکہ تو انہیں پاک کر دے اور ان کا تزکیہ کرے"

(سورۃ التوبہ)

زکوٰۃ کی فضیلت:-

زکوٰۃ ہر اس عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے جو مقررہ حد کے مال کا مالک ہو، اس کو استعمال میں لا سکتا ہو اور اس پر ایک سال گزر چکا ہو۔ اور اس مال میں بڑھنے کی صلاحیت ہو۔ زکوٰۃ کا حکم قرآن میں کئی جگہ پر آیا ہے۔

قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ:

ترجمہ: نیکی یہ نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر لو بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ اللہ پر ایمان

DATE: DAY:

"اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو"
(سورۃ البقرہ)

ترجمہ: "اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو"
(سورۃ المزمل)

⟵ زکوٰۃ اور صدقات کے موثر نفاذ سے برابری پر مبنی معاشرہ:

1) زکوٰۃ کا معاشی فلسفہ:

زکوٰۃ محض ایک عبادت نہیں بلکہ ایک معاشی و سماجی فلاحی نظام ہے جو دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتی ہے

1- دولت کی منصفانہ تقسیم:

اسلام چاہتا ہے کہ معاشرے میں دولت کا بہاؤ متوازن رہے۔ تاکہ وہ صرف مالدار طبقے کے ہاتھوں تک محدود نہ رہے اور غریب، مسکین اور ضرورت مندوں تک ~~پہنچ~~ پہنچ سکے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: تاکہ دولت صرف تمہارے مالداروں کے درمیان گردش نہ کریں۔
(سورۃ الحشر)

زکوٰۃ دولت کو ایک طبقہ میں جمع ہونے سے روکتا ہے اور سب کے لیے معاشی مساوات کو یقینی بناتا ہے۔
زکوٰۃ کوئی احسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا مقرر حق

DATE: ______ DAY: ______

ہے جو دولت مندوں پر لازم ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ:

ترجمہ: اور ان کے مالوں میں ایک مقرر حق ہے، سائل اور محروم کے لیے۔

2- غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ:-

زکوٰۃ ایک ایسا رکن اسلام ہے جو ایک فلاحی نظام متعارف کرتا ہے جس سے مستحقین، یتیموں، مسکینوں اور بیواؤں کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ اس سے معاشرے میں بھوک، فقر اور محرومی کم ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

"اللہ نے مالداروں کے مال میں اتنا حصہ رکھا ہے جو غریب کی ضرورت کو پورا کر دے۔"

یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ زکوٰۃ فقط ایک عبادت نہیں بلکہ ایک معاشرتی ذمہ داری بھی ہے۔

3- دولت کی گردش اور معیشت کی روانی:-

زکوٰۃ معیشت میں سرمایہ کی گردش کو یقینی بناتی ہے۔ جب امیر طبقہ غریب طبقہ کو زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو غریب طبقے کے پاس خرچ کرنے کی قوت بڑھتی ہے۔ جس سے کاروبار تجارت اور روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

4- معاشی انصاف: زکوٰۃ سے معاشرے میں انصاف

DATE:

قائم ہوتا ہے، کیونکہ یہ صرف صدقہ نہیں بلکہ فرض ہے۔ معاشرے کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ زکوۃ کی وصولی اور تقسیم کا نظام منظم کریں۔

~~زکوۃ اور صدقات کے موثر نفاذ سے برابری پر مبنی معاشرہ:~~

زکوٰۃ کا سماجی فلسفہ:-

زکوٰۃ کا نظام معاشرے میں بھائی چارہ، مساوات اور باہمی ہمدردی کو فروغ دیتا ہے۔

1) تزکیہ نفس اور روحانی پاکیزگی:

زکوٰۃ دینے والا بخل اور تکبر سے پاک ہوتا ہے اور زکوۃ لینے والا حسد اور محرومی سے پاک ہوتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ:

ترجمہ: کامیاب وہ شخص ہے جس نے اپنا تزکیہ کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا۔

(سورۃ الاعلیٰ)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس شخص کو جہنم کی آگ سے دور رکھا جائے گا جو اللہ سے ڈرنے والا ہو، تزکیہ نفس کی خاطر دولت دوسروں کو دیتا ہو۔

2) سماجی مساوات اور بھائی چارہ:

زکوٰۃ اور صدقات معاشرتی طبقاتی فرق کو ختم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ معاشرے میں برابری اور محبت پیدا کرتا ہے۔ حضور حضورؐ کا فرمان ہے کہ

DATE: DAY:

"تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔"

3) سماجی تحفظ

اسلامی ریاست میں زکوٰۃ ایک سماجی فلاحی ادارہ ہے جو محتاج طبقے کی بنیادی ضروریات پوری کرتا ہے۔ قرآن میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کئے گئے ہیں۔

ترجمہ:. یعنی یہ فقراء، مساکین، قرض داروں، غلاموں کی آزادی اور مسافروں کی مدد کے لئے ہے۔"

(سورۃ التوبہ)

4) جرائم اور بگاڑ میں کمی:

جہاں ضروریات پوری ہوتی ہیں، وہاں چوری، لوٹ مار، حسد اور تکبر کم ہو جاتی ہے۔ زکوٰۃ غریبوں کو تحفظ کے ساتھ ساتھ امیروں کے دلوں میں انصاف اور برابری کو اجاگر کرتی ہے۔

5) قومی اتحاد اور اجتماعی ذمہ داری:

زکوٰۃ ایک ایسا ذریعہ ہے جو قوم کو خدمت خلق اور اجتماعی تعاون کے جذبہ میں متحد کرتا ہے۔ اس سے معاشرہ میں اتحاد پیدا ہوتا ہے کیونکہ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتا ہے۔

DATE: DAY:

زکوٰۃ اور صدقات کے موثر نظام سے معاشرہ میں برابری قائم ہوتی ہے۔ اس نظام سے دولت میں توازن قائم رہتا ہے، معاشرے میں محرومی کم ہوتی ہے۔ لوگوں کا درمیان اعتماد اور محبت بڑھتی ہے امیر اور غریب کے درمیان کی دیواریں ختم ہو جاتی ہے۔

یوں اسلام ایک ایسا عدل و مساوات پر مبنی معاشرہ قائم کرتا ہے جہاں ہر فرد کو عزت، موقع اور سہولت حاصل ہوتی ہے۔